ماہنامہ

آئینہ انجمن

ذی القعدہ، 1446ھ، مئی 2025ء

شمارہ نمبر: 75

021 - 34993436 - 7

www.quranacademy.edu.pk

مرکزی دفتر انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی، رجسٹرڈ B - 375 علامہ شبیر احمد عثمانی روڈ، بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی

آئینہ انجمن

اس شمارے میں

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
01	فرمان باری تعالیٰ و فرمان نبوی ﷺ	---	02
02	امت کی بے حسی میں بے حیائی کا کردار	ڈاکٹر انوار علی ابرار	03
03	حمد باری تعالیٰ و نعت رسول پاک ﷺ	اقبال عظیم/حفیظ تائب	04
04	ملفوظات صدر مؤسس انجمن خدام القرآن	ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ	05
05	اقتباس نگران انجمن خدام القرآن	شجاع الدین شیخ	06
06	قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل	عاطف محمود	07
07	رمضان کے بعد۔۔۔	سید سلیم الدین	10
08	وقت کی اہمیت	حافظ عبد الرافع ماجد	13
09	فلسطین کے حالات اور ہماری ذمہ داری	ابو رفیع معراج اللہ	15
10	تقویٰ کے ثمرات	حافظ محمد اسد	19
11	انجمن خدام القرآن کے تحت جاری سرگرمیاں	ماہانہ رپورٹ	25
12	شعبہ ملٹی میڈیا	ماہانہ رپورٹ	28

فرمان الٰہی جل جلالہ و فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ (التغابن)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہاری بعض جوروئیں اور اولاد دشمن ہیں تمہارے، سو ان سے بچتے رہو اور اگر معاف کرو اور درگزرو، اور بخشو تو اللہ ہے بخشنے والا مہربان''۔

تشریح: بہت مرتبہ آدمی بیوی بچوں کی محبت اور فکر میں پھنس کر اللہ کو اور اس کے احکام کو بھلا دیتا ہے۔ ان تعلقات کے پیچھے کتنی برائیوں کا ارتکاب کرتا اور کتنی بھلائیوں سے محروم رہتا ہے۔ بیوی اور اولاد کی فرمائشیں اور رضا جوئی اسے کسی وقت دم نہیں لینے دیتی۔ اس چکر میں پڑ کر آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے جو اہل و عیال اتنے بڑے خسارے اور نقصان کا سبب بنیں۔ وہ حقیقتاً اس کے دوست نہیں کہلا سکتے بلکہ بدترین دشمن ہیں۔ جن کی دشمنی کا احساس بھی بسا اوقات انسان کو نہیں ہوتا۔ اسی لیے حق تعالیٰ نے متنبہ فرمایا کہ ان دشمنوں سے ہوشیار رہو اور ایسا رویہ اختیار کرنے سے بچو جس کا نتیجہ ان کی دنیا سنوارنے کی خاطر اپنا دین برباد کرنے کے سوا کچھ نہ ہو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا میں سب بیویاں اور ساری اولاد اسی قماش کی ہوتی ہے، بہت اللہ کی بندیاں ہیں جو اپنے شوہروں کے دین کی حفاظت کرتی اور نیک کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں، اور کتنی ہی سعادت مند اولاد ہے جو اپنے والدین کے لیے باقیات صالحات بنتی ہے۔ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ بِفَضْلِهٖ وَمَنِّهٖ (تفسیر عثمانی)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا. فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ. فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ. (سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: 4297)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''قریب ہے (ایسا زمانہ) کہ (دشمن) قومیں تمہارے خلاف (جنگ کرنے اور تم کو مٹا دینے کے لیے) ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں جس طرح کھانے والی جماعت کے آدمی کھانے کی لگن (تشت) کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں'' کسی عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ کیا اس دن ہماری تعداد کی قلت کی وجہ سے ایسا ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''(نہیں) بلکہ تم اس وقت بڑی تعداد میں ہو گے لیکن تم سیلاب کے کوڑے کرکٹ کی طرح (بے جان اور بے وزن) ہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور (اس کے برعکس) تمہارے دلوں میں ''وہن'' ڈال دے گا'' کسی عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ''وہن'' کا کیا مطلب؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت کی کراہت۔

تشریح: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو ارشاد نقل ہوا ہے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ فرمایا ہو گا اس وقت بلکہ اس کے کئی صدی بعد تک بھی حالات ایسے رہے کہ بظاہر دور دور تک اس کا امکان بھی نظر نہیں آتا تھا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت کا ایسا حال بھی ہو گا اور وہ دشمن قوموں کے مقابلہ میں ایسی کمزور اور بے جان ہو جائے گی، اور ان کے لیے نرم نوالہ بن جائے گی۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ واقع ہو کر رہا، اور بار بار وقوع میں آیا۔ اور آج بھی اس کے مظاہرے آنکھوں کے سامنے ہیں، اور اس انقلاب حال اور انحطاط و زوال کا بنیادی سبب یہی ہے کہ اس دنیا اور یہاں کی زندگی سے ہم کو عشق ہو گیا اور موت (راہ خدا کی موت بھی) ہمارے لیے کڑوا گھونٹ بن گئی۔ خدا کی قسم بلاشبہ ہماری اس حالت نے ہم کو دشمنوں کے لیے تر نوالہ بنا دیا ہے۔ (معارف الحدیث)

امت کی بے حسی میں بے حیائی کا کردار

ڈاکٹر انوار علی ابرار

مدیر تعلیم انجمن خدام القرآن، سندھ کراچی

رسول اللہ ﷺ کے وہ تمام ارشادات جن سے حیا اور پاکیزگی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے آج کے دور میں بالخصوص جواب ہیں ان سوالات کا جو موجودہ صورت حال میں دلوں میں اٹھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے انمول موتی جیسے الفاظ آپ کی احادیث مبارکہ میں مذکور ہیں مثلاً:

''نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے''۔ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث: 10167)۔ ''حیا اور ایمان دو پرندے ہیں ایک اڑتا ہے تو دوسرا بھی اڑ جاتا ہے''۔ (الادب المفرد للبخاري، رقم الحديث: 1356) ''جب تم میں حیا نہ رہے تو جو جی میں آئے کرو''۔ (صحيح البخاري، رقم الحديث: 3483)

امت ایک دم ہی بے حس اور مفلوج نہیں ہوگئی، یہ سفر سالوں پر محیط ہے۔ اغیار نے خوب سازشیں کی ہیں، جس کے نتائج یہ ہیں کہ امت کی عورتیں سج سنور کر بازار کی زینت بن چکیں اور رہے امت کے مرد تو وہ ان کی دلفریبیوں میں ایسے محو ہو چکے کہ کس شے کا نام تھا مردانگی، اور کیا چیز تھی غیرت، گویا قصہ پارینہ ہے سننے سنانے کے لیے۔

کسی مومن کو منافق بنا دینے کے لیے ابلیس کے پاس طاقتور ترین ہتھیار یہی ہے کہ اس کی نگاہ کی پاکیزگی اس سے چھین لے، آنحضور ﷺ نے بلا حکمت ہی نہیں فرمایا تھا کہ اگر مرد مومن اپنی اٹھی ہوئی نگاہ محض اللہ کی خاطر جھکا لے تو وہ ایمان کی حلاوت دل میں پالیتا ہے۔ (المستدرك على الصحيحين، رقم الحديث: 8088)۔ بے حیائی انسان سے اس کا شرف چھین لیتی ہے اور اسے حیوانیت کی دلدل میں دھنسا دیتی ہے۔ جب ایک مسلمان بے حیائی کا دلدادہ ہو جائے تو یہ دنیا کے مہلک ترین نشے کی صورت میں اس کے اندر کی خودی کو ختم کر دیتی ہے اور یہ شخص کسی کام کا نہیں رہتا۔ نہ نماز میں کوئی خشوع رہتا ہے اور نہ ہی قرآن کی تلاوت میں کوئی سرور۔

آج تو موبائل اور انٹرنیٹ نے ویسے ہی ایک نشے کی صورت اختیار کر لی ہے لہٰذا رہی سہی کسر پوری ہو چکی۔ صبح شام سوشل میڈیا پر تھرکتے بدکتے نیم برہنہ ناچ گانے اور موسیقی سے لبریز وڈیوز کے نشے میں ڈوبے ہوئے لوگوں سے کیا اس امر کا امکان بھی ممکن ہے کہ وہ غزہ میں ہونے والے ظلم کے خلاف کوئی آواز بنیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ امت اب ایک بے جان لاش ہے کیونکہ اس امت کی زندگی کا دوسرا نام ایمان تھا اور جب حیا نہ رہی تو ایمان کیسے رہ سکتا تھا۔

اب بھی وقت ہے، اب بھی اگر توبہ کر کے اپنے پورے حواس اور طاقت کے ساتھ اللہ کی مدد اور توفیق مانگی جائے اور بے حیائی کو ترک کر دیا جائے تو اس بے جان لاش میں نئی روح پھونکی جا سکتی ہے۔ اس امت کی ترقی اور غلبہ کا صرف ایک ہی امکان ہے اور وہ ہے ایمان کا حصول۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ (آل عمران: 139)

''اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کھاؤ، اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤ گے''۔

اور ایمان کا حصول ممکن نہیں جب تک بالفعل پورے شعور کے ساتھ بے حیائی اور اس سے متعلق ہر چیز کو ترک نہ کر دیا جائے۔ اللہ ہم سب کو پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ موت عطا فرمائے۔

حمدِ باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ
و
نعتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صد شکر کہ یوں وردِ زباں حمدِ خدا ہے
وہ سب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

اس کا کوئی ثانی، نہ مشابہ، نہ مقابل
وہ سب سے جدا، سب سے جدا، سب سے جدا ہے

وہ خالقِ کونین بھی، وہ رزاق جہاں بھی
وہ ربِ علیٰ، ربِ علیٰ، ربِ علیٰ ہے

یہ رنگ، یہ خوشبو، یہ بہاریں، یہ فضائیں
سب اس کی عطا، اس کی عطا، اس کی عطا ہے

معراج عبادات بھی، معراج سخن بھی
صرف اس کی ثنا، اس کی ثنا، اس کی ثنا ہے

اقبالؔ لیے جاؤ سدا نام خدا کا
جو دل کی جِلا، غم کی دوا، دکھ کی شفا ہے

اقبال عظیم

نعتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصاف حمیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے، نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے، یہی میرا عقیدہ

اے رحمت عالم! تری ہر بات ہے سچی
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلب تپیدہ

تو روح زمن، روح چمن، روح بہاراں
تو جان بیاں، جان غزل، جان قصیدہ

یوں دور ہوں تائبؔ میں حریم نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخ بریدہ

حفیظ تائب

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

فکر و عمل کی ہم آہنگی

فرد کی شخصیت کے دو رُخ ہیں، یعنی اس کا فکر اور عمل۔ ایک نارمل انسان میں یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں، ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ فکر صحیح ہو تو عمل صحیح ہو گا اور فکر میں کجی ہو تو اس کا لازمی نتیجہ عمل میں کجی کی صورت میں نکلے گا۔ فکر محدود ہو تو عمل بھی محدود ہو گا، اور فکر میں وسعت کی صورت میں انسان کے اخلاق، معاملات، رویے اور عمل میں بھی وسعت موجود ہوگی۔ فکر و عمل کی عدم مطابقت ایک صحت مند شخصیت میں نہیں ہو سکتی، البتہ مریض شخصیات کا معاملہ جدا ہے۔ اُن کے ہاں ہو سکتا ہے کہ فکر اور عمل کے دھارے مخالف سمت چلتے ہوں۔ مثلاً ایک شخص کو جسمانی عوارض لاحق ہیں۔ اس کے اندر خواہش تو ہے کہ کوئی کام کرے، لیکن جسمانی کمزوری اور معذوری کے باعث وہ اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح ایک آدمی کو نفسیاتی عوارض لاحق ہوں، جن کی وجہ سے اُس کی قوتِ ارادی مضمحل ہو جائے، تو وہ کچھ کرنا چاہتا بھی ہو پھر بھی کچھ کر نہیں پاتا۔ اس کی بہت ہی سادہ سی مثال ہمارے معاشرے میں سگریٹ نوشی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمارے ہاں کتنے ہی لوگ ہیں جو تمباکو نوشی چھوڑنا چاہتے ہیں، اس کے مضر اثرات ان کے علم میں ہوتے ہیں، لیکن وہ اپنی عادت کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں اور اس کے چھوڑنے پر قدرت نہیں پاتے۔ تو یہ استثنا ہے۔ البتہ عام اصول یہی ہے کہ ایک نارمل شخص کے فکر و عمل میں مطابقت ہو۔ البتہ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ میں لفظ ''فکر'' استعمال کر رہا ہوں ''قول'' نہیں۔ ایک نارمل انسان میں فکر و عمل کا تضاد نہیں ہوتا۔ قول و فعل کا تضاد اور شے ہے، اور ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے قول اور عمل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو سخت غصہ دلانے والی شے ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ''اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے ہاں یہ بات سخت بیزاری کی ہے کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں۔'' (اسلام کا نظامِ حیات)

اقتباس نگرانِ انجمن خُدّام القرآن، کراچی

شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ

نظام خلافت کی اہمیت اور افادیت

حقیقت یہ ہے کہ مغربی جمہوریت کی بنیاد اس دجالی فلسفہ پر ہے کہ منظر عام پر نظام کچھ اور نظر آئے لیکن درپردہ کچھ اور ہو۔ حکمران چاہے وہ جمہوری ہوں یا آمر، ان کا ہر جائز و ناجائز حکم ماننے پر مجبور ہیں۔ یہ قوتیں اپنے دجالی ایجنڈے کو پوری دنیا پر مسلط کرنے لیے آزاد ہیں۔ ان کے راستے میں اگر کوئی رکاوٹ ہے تو صرف نظامِ خلافت ہے۔ لہٰذا عالمی سامراج اپنی پروردہ انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ذریعے مختلف مقامات پر دہشت گردی کے واقعات کرواکر نہ صرف اسلام اور نظامِ خلافت کو بدنام کر رہا ہے بلکہ حکمرانوں کو مجبور کرکے ایسی قانون سازیاں بھی کروا رہا ہے کہ نظامِ خلافت کی آواز سر نہ اُٹھا سکے۔ لہٰذا یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان جب تک نظامِ خلافت کے لیے متحرک اور متحد نہیں ہوجاتے وہ عالمی سامراجی قوتوں کے چنگل سے قطعی طور پر آزاد نہیں ہوسکتے۔ عالمی سامراجی قوتیں کہیں فوجی ڈکٹیٹروں کے ذریعے اور کہیں نام نہاد جمہوری حکمرانوں کے ذریعے عالم اسلام پر مسلط رہیں گی اور ان کے ذریعے اسلام مخالف قانون سازیاں ہوتی رہیں گی۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم سے ایک طبقہ بھوک، اَفلاس اور غربت کی وجہ سے سسک سسک کر مرتا رہے گا اور دوسری طرف طبقہ اشرافیہ کی تجوریاں بھرتی رہیں گی۔ لہٰذا مسلمانوں کی نجات نہ جمہوریت میں ہے، نہ فوجی مارشل لاء میں اور نہ ہی بادشاہت میں، بلکہ حقیقی آزادی اور نجات کا راستہ صرف اور صرف اسلام کے عادلانہ نظام بالفاظ دیگر نظام خلافت کے قیام میں ہے۔

عزیزان وطن! یہ بات بھی انتہائی قابل توجہ ہے کہ ہمارے کرتوتوں اور قومی جرائم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مظاہر دن بدن سامنے آرہے ہیں، کبھی سیلاب، کبھی طوفانی بارشیں، کبھی سیاسی انتشار کی وجہ سے ملکی سالمیت کو لاحق خطرات تو کبھی معیشت کی تنگی اور کبھی زلزلوں کے جھٹکے! وجہ یہی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیے گئے عہد کی خلاف ورزی کی اور کلمہ کے نام پر حاصل کی گئی مملکت خداداد میں اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ دین اسلام کو نافذ کرنے سے گریز اور فرار کی راہ اختیار کی۔

(ندائے خلافت، شمارہ نمبر 12، 2025ء)

قرآن حکیم کی منتخب سورتوں کی صرفی و نحوی تحلیل

سورۃ الملک

عاطف محمود

ناظم تعلیم و استاذ، قرآن اکیڈمی یاسین آباد

سورۃ الملک (آیات 21 تا 23)

آیت نمبر 21 :

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

ترجمہ : اگر وہ اپنا رزق بند کردے تو بھلا وہ کون ہے جو تمہیں رزق عطا کرسکے ، اس کے باوجود وہ سرکشی اور بیزاری پر جمے ہوئے ہیں۔

لغوی و صرفی تحقیق :

يَرْزُقُ:	رزق (ن)، فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ترجمہ : وہ رزق دیتا ہے
اَمْسَكَ:	م س ک (افعال)، فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ترجمہ : اس نے روک دیا
لَجُّوْا:	ل ج ج (ن)، فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، ترجمہ : انہوں نے اصرار کیا، ڈٹے رہے، اڑے رہے
عُتُوٍّ:	ع ت و (ن)، مصدر، صیغہ واحد مذکر، ترجمہ : سرکشی کرنا، تکبر کرنا
نُفُوْرٍ:	ن ف ر (ن)، اسم، صیغہ واحد مذکر، ترجمہ : بیزار ہونا، روگردانی کرنا

نحوی ترکیب :

اَمْ	مَنْ	هٰذَا	الَّذِيْ	يَرْزُقُكُمْ	اِنْ	اَمْسَكَ	رِزْقَهٗ
حرف عطف				فعل مضارع + فاعل (ھو) + مفعول	حرف شرط	فعل ماضی معروف + فاعل (ھو)	مضاف + مضاف الیہ
			اسم موصول	صلۃ الموصول			
		اسم اشارہ	مشار الیہ				
	مبتدا	خبر					
	جملہ اسمیہ (جواب شرط مقدم)				جملہ فعلیہ (شرط موخر)		

بَلْ	لَجُّوْا	فِيْ	عُتُوٍّ	وَّ	نُفُوْرٍ
حرف عطف			معطوف علیہ	حرف عطف	معطوف
		حرف جار	مجرور		

	فعل+فاعل (ھم)	متعلق
	جملہ فعلیہ	

آیت نمبر 22 :

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾

ترجمہ : بھلا جو شخص جو اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو، وہ منزل تک زیادہ پہنچنے والا ہوگا یا وہ جو ایک سیدھے راستے پر سیدھا سیدھا چل رہا ہو۔

لغوی وصرفی تحقیق :

یَمْشِیْ:	م ش ی (ض)، فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ترجمہ : وہ چلتا ہے
مُكِبًّا:	ک ب ب (افعال)، اسم الفاعل، صیغہ واحد مذکر، ترجمہ : منہ کے بل گرنے والا
اَهْدٰى:	ھ د ی (ض)، اسم التفضیل، صیغہ واحد مذکر، ترجمہ : زیادہ ہدایت والا
سَوِیًّا:	س و ی (س)، اسم، صیغہ واحد مذکر، ترجمہ : برابر، سیدھا، درست
مُّسْتَقِیْمٍ:	ق و م (استفعال)، اسم الفاعل، صیغہ واحد مذکر، ترجمہ : سیدھا

نحوی ترکیب :

اَ	فَ	مَنْ	یَّمْشِیْ	مُكِبًّا	عَلٰى	وَجْهِهٖ	اَهْدٰى
حرف استفہام	حرف عطف					مضاف+مضاف الیہ	
					حرف جار	مجرور	
			فعل مضارع+فاعل (ھو)	حال	متعلق		
		اسم موصول	جملہ فعلیہ (صلۃ الموصول)				
		مبتدا					خبر

اَمْ	مَنْ	یَّمْشِیْ	سَوِیًّا	عَلٰى	صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
حرف عطف					موصوف+صفت
				جار	مجرور
		فعل مضارع+فاعل (ھو)	حال	متعلق	
	اسم موصول	جملہ فعلیہ (صلۃ الموصول)			
	مبتدا (خبر اھدیٰ محذوف)				

آیت نمبر 23 :

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

ترجمہ : کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ (مگر) تم لوگ شکر تھوڑا ہی کرتے ہو۔

لغوی وصرفی تحقیق:

قُلْ:	ق و ل (ن)، فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، ترجمہ: کہہ دو
اَنْشَاَ:	ن ش ء (افعال)، فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ترجمہ: اس نے پیدا کیا
جَعَلَ:	ج ع ل (ف)، فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ترجمہ: اس نے بنا دیا
السَّمْعَ:	س م ع (س)، مصدر، صیغہ واحد مذکر، ترجمہ: سننا، کان
الْاَفْـِٕدَةَ:	ف ء د (س)، اسم، صیغہ جمع مذکر، ترجمہ: دل
الْاَبْصَار:	ب ص ر (ک)، اسم، صیغہ جمع مذکر، ترجمہ: آنکھیں
تَشْكُرُوْنَ:	ش ک ر (ن)، فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، ترجمہ: تم شکر کرتے ہو

نحوی ترکیب:

قُلْ	هُوَ	الَّذِیْ	اَنْشَاَ	كُمْ
فعل امر+فاعل (أنت)	مبتدا		فعل ماضی+فاعل (ھو)	مفعول
		اسم موصول	جملہ فعلیہ (صلۃ الموصول)	
		خبر		
	جملہ اسمیہ (مفعول)			

وَ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـِٕدَةَ
حرف عطف		جار+مجرور	معطوف علیہ	حرف عطف	معطوف	حرف عطف	معطوف
	فعل ماضی+فاعل (ھو)	متعلق	مفعول				
	جملہ فعلیہ						

قَلِيْلًا	مَا	تَشْكُرُوْنَ
محذوف مفعول مطلق کی صفت	زائدہ تاکید کے لیے	فعل مضارع+فاعل (انتم)
جملہ فعلیہ (حال ہے کم ضمیر کا)		

(جاری ہے۔۔۔)

رمضان کے بعد۔۔۔

سید سلیم الدین

استاذ و مدیر قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ٘ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۱۸۵﴾ (البقرة: 185)

شکر سب کاموں میں سے سب سے پہلے کرنے کا کام ہے۔ اگر نہیں کیا تو اللہ رب العالمین کا خصوصی شکر اور قبولیت کی دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ..رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّااِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَااِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

رمضان ایک تربیت گاہ ہے اور اصل امتحان رمضان کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ایک اُمتی رسول ﷺ کے لیے ضروری ہے کہ وہ رمضان میں حاصل کی گئی روحانی ترقی کو رمضان کے بعد بھی برقرار رکھے، اپنے دین اور دعوتِ دین کے مشن کو مضبوطی سے تھامے اور اس راہ میں استقامت دکھائے۔

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ: اگر رمضان کے روزے رہ گئے ہیں تو سب سے پہلے کوشش کریں کہ جلد از جلد یہ روزے رکھ لیے جائیں۔ پھر شوال کے 6 روزوں کی فضیلت بے انتہا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو اس نے گویا سال بھر روزے رکھے۔ (صحيح مسلم، رقم الحديث: 2815)

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ: (نماز قائم کرو) کیونکہ نمازی محبوب ملائکہ ہے۔ نماز ہدایت، ایمان اور نور ہے۔ نماز روزی میں برکت، بدن کی راحت، شیطان کی ناپسندی اور کفار کے مقابلہ میں اسلحہ ہے۔ نماز دعا کی اجابت اور اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔

نماز رحمت کا ذریعہ ہے: وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (النور: 56) ترجمہ: ’’اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے‘‘۔

نماز دکھ درد اور پریشانیوں کا علاج ہے: جب نبی ﷺ کو کوئی کام غمناک کر دیتا تو آپ نماز پڑھتے۔ (سنن أبي داود، رقم الحديث: 1319)

دعاؤں کا معمول: دعا مومن کا ہتھیار ہے، دعا عبادت کا مغز ہے، روزانہ استغفار کا معمول بنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (سنن الترمذي، رقم الحديث: 3259)

کثرت سے درود شریف کا معمول بنائیں۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے‘‘۔ (مشكوة المصابيح، رقم الحديث: 923)

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ. (البقرة: 112) ترجمہ: ’’وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے‘‘۔

رمضان کو رمضان بنانے والی شے قرآن مجید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا﴿۲﴾. (الشمس: 2 - 1)

قرآن کریم کی تلاوت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے

شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: 804)

زندگی میں ہمیشہ قرآن مجید کے 5 حقوق ادا کرنے کی کوشش کی جائے :

1. اس پر ایمان لایا جائے۔

2. روزانہ کے معمولات میں اس کی تلاوت کا معمول بنایا جائے۔

3. اس کو سمجھا جائے۔

4. اس پر عمل کیا جائے۔

5. اس کے احکامات کو لوگوں تک پہنچانے کی اور قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔

حلال رزق پر اکتفا : حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو گوشت اور خون حرام مال سے پلا ہو اس کے لیے جہنم ہی لائق ہے۔ (سنن الترمذی، رقم الحدیث: 614)۔

حرام مال سے پلے ہوئے جسم پر گویا جنت حرام ہے اسی لیے حلال رزق پر اکتفا کیا جائے اگرچہ قلیل ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا. (التحریم: 12) ترجمہ : ''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ''۔

کیونکہ ہماری اولاد ہماری Future Investment ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جب اللہ پاک نے امام الناس کے مرتبہ پر فائز کیا تو اللہ سے ان کا پہلا سوال اپنی اولاد کے بارے میں تھا : قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ. (البقرة: 124) ترجمہ : ''(اللہ نے) فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی۔''

اولاد کی تربیت اپنی بلندی درجات کے لیے : جنت میں ایک شخص کا درجہ اچانک بلند کر دیا جاتا ہے۔ تو وہ یہ پوچھتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ تو اسے جواب دیا جاتا ہے کہ تمہاری اولاد نے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 3660)۔

نامہ اعمال بند ہونے کے باوجود اضافہ : جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے : صدقہ جاریہ، یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا نیک بیٹا جو اس کے لیے دعا کرے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: 4223)

وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (البقرة: 185) ترجمہ : ''اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ''۔

روزے کا حاصل اللہ کے دین کے لیے غیرت و حمیت ہے۔ اللہ کے دین کو قائم کرنے کا جذبہ، اللہ کے دین کو ٹوٹنے سے بچانا جس طرح ہمیں اپنی اور اپنے گھر والوں کی عزت و ضرورت کا خیال ہے اس سے زیادہ اللہ کی غیرت و حمیت کا خیال رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو اس کے باشندوں سمیت الٹ دو، پس جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا : باری تعالیٰ! بے شک اس میں تیرا فلاں بندہ ہے جس نے پلک جھپکنے کے برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی، تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ اس شہر کو الٹ دو، اس نیک بندے پر اور ان لوگوں پر، کیوں کہ میری خاطر کبھی اس کے چہرے کا رنگ بھی نہیں بدلا۔ (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث: 1911)

اُمتِ محمد ﷺ کی خصوصی ذمہ داری :

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران: 110)۔

ترجمہ : ''تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہیں، اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو''۔

اور اگر پوری اُمت یہ کام نہیں کر رہی تو : وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل

عمران: 104) ''اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے، اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں''۔

تو جو لوگ اس کام کا بیڑا اٹھائیں ان کے لیے کرنے کا پہلا کام یہ ہے کہ خود دین پر کاربند ہو جائیں۔ جو کرنا ہے شریعت کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کرنے کی پوری کوشش کی جائے۔ خوشی غمی کمائی الغرض ہر چیز اسی کے مطابق ہو۔

دین کو دوسروں تک پہنچانا۔ ورنہ کل قیامت کے دن آج یہ ساتھ ہنس کھیلنے والے ہمارا گریبان پکڑلیں گے کہ اس کو دین کا علم تھا اس نے ہم کو نہ بتایا اور نہ سکھایا۔

دین کے احکام کو بالفعل قائم کیا جائے۔ یہ تو ہم کہتے ہیں کہ Quran is a complete code of life پوری زندگی کے لیے اس میں ہدایت موجود ہے۔ لیکن عوام الناس تو اُس وقت ہی مانے گی جب اللہ کا یہ دیا ہوا نظام بالفعل قائم ہو جائے، تو اس کو بالفعل قائم کرنے کی اپنی سی پوری کوشش اور یہ کام بغیر کسی اجتماعیت میں شامل ہوئے نہیں کیا جا سکتا۔ اجتماعیت بھی وہ جس میں مندرجہ ذیل 4 صفات ہوں:

1. اجتماعیت کا واضح مشن یہ ہو کہ اسلام کے اجتماعی عدل کے نظام کا قیام کیا جائے۔
2. امام و رہبر قرآن کریم کی آیات بینات اور رسول اکرم ﷺ کا اسوہ ہو۔
3. اجتماعیت کا نظم سنت کے مطابق سننے اور اطاعت کرنے (سمع و طاعت) پر ہو۔
4. قیادت دنیا دار نہ ہو۔

اللہ پاک کا یہ نظام کُل روئے ارضی پر قائم و نافذ ہونا ہے۔ اس کی بشارتیں صحیح احادیث میں موجود ہیں۔

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روئے زمین پر کوئی کچا پکا گھر ایسا نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کا کلمہ داخل نہ کر دے خواہ لوگ اسے عزت کے ساتھ قبول کر کے معزز ہو جائیں یا ذلت اختیار کر لیں۔ جنہیں اللہ عزت عطا فرمائے گا انہیں تو کلمہ والوں میں شامل کر دے گا اور جنہیں ذلت دے گا وہ اس کے سامنے جھک جائیں گے۔ (مسند احمد، رقم الحدیث: 23814)

گویا یہ امتحان ہمارا ہے کہ ہم اللہ کے دین کے لیے آج کیا قربانیاں دیتے ہیں۔ بقول اقبال:ؔ

پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
نالۂ صیاد سے ہوں گے نوا ساماں طیور
خونِ گلچیں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

وقت کی اہمیت

حافظ عبد الرافع ماجد

سابق طالب علم سال دوم، قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

وقت ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک بندہ اور ہر ذی شعور کے لیے ہے، چاہے وہ امیر ہو یا غریب، کالا ہو یا گورا، معذور ہو یا صحت مند۔

آج اگر ہم اپنے نوجوانوں کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وقت ضائع کرنے کے لیے بہت وقت ہے، جب کہ دوسری طرف محمد عربی ﷺ کے دین کو دیکھیں تو گویا بقولِ شاعر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ؎

وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی قسمیں کھا کر انسان کو جھنجوڑا ہے: وَالْعَصْرِ۔ وَالْفَجْرِ۔ وَالضُّحٰی۔

اور اگر ہم دیکھیں تو اللہ نے ہمارے تمام کے تمام دینی کام بھی ہمارے اوپر وقت کے حساب سے ہی فرض کیے ہیں۔ نماز دن میں پانچ مرتبہ پڑھنی ہے، لیکن وقت کے ساتھ کہ اگر وقت نکل گیا تو نماز قضا ہو جائے گی۔ روزے اللہ نے سال کے بارہ مہینوں میں سے ایک مہینے رمضان میں ہی فرض کیے ہیں۔ قربانی، زکوٰۃ، حج وغیرہ بھی اللہ نے وقت کے ساتھ ہی فرض کیے ہیں۔

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:

(1) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ (2) خوشحالی کو تنگدستی سے پہلے۔ (3) فراغت کو مصروفیت سے پہلے۔ (4) صحت کو بیماری سے پہلے (5) زندگی کو موت سے پہلے۔

ہمارے یہاں صرف پیسہ، دولت، بینک بیلنس، گاڑی، سونا چاندی یا اولاد کو ہی نعمت سمجھا جاتا ہے۔ یہ تمام کی تمام نعمتیں ہیں، اور اللہ ہمیں صحیح راستوں کے ذریعے یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

مگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید سورۃ الحشر کی آیت 18 میں فرماتے ہیں: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۸ ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر شخص کو چاہیے کہ دیکھے اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بے شک تم جو کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے''۔

ہمارے ہاتھ ایک نعمت ہیں، پھر اس کے اندر پکڑنے کی صلاحیت ایک الگ نعمت ہے، قدم ایک نعمت ہیں اور اس سے چلنے کی صلاحیت ایک الگ نعمت ہے، اسی طرح وقت بھی اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (ابراہیم: 34) ترجمہ: ''اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو گے تو انہیں شمار بھی نہیں کر سکو گے (اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَہ) ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے''۔

یہ دنیا تو محض ایک مسافر خانہ ہے، اس میں رہتے ہوئے ہمیں آخرت کی تیاری کرنی ہے۔ اگر اللہ کے ہاں جواب دہی کا احساس ہمارے دلوں میں موجود ہوگا تو ہم اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ عبادات، اور نیک کاموں میں صرف کریں گے۔

ہمیں وقت کی قدر کرنی چاہیے، وقت ایک امانت ہے، اس وقت کا جواب دینا ہے۔ محمد عربی ﷺ نے فرمایا کہ جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہو گئی: مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَت قِيَامَتُهُ(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح) ''جو مر گیا اس کی قیامت قائم ہو گئی''۔

جہنمی اللہ سے کہیں گے کہ اے اللہ! تو ہماری تمام کی تمام چیزیں لے لیں لیکن ہمیں بس تھوڑا سا وقت دے دیں کہ ہم اپنی ساری زندگی تیرے ایک سجدے میں گزار دیں۔

دن گزرتے ہیں، راتیں کٹتی ہیں، اور سورج بھی ڈوبتے ہیں، یہ اصل میں ہماری عمر گزرتی، کٹتی اور ڈوبتی ہے۔

صرف پیدا ہو جانا، جوان ہو جانا، شادی کر لینا یا اولاد پیدا کر لینا اور پھر دنیا سے چلے جانا ہی زندگی نہیں ہے۔ سوشل میڈیا پر وقت برباد کرنا ہی زندگی نہیں۔ اگر ہم دیکھیں تو ایک منٹ میں بارہ 12 مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھ سکتے ہیں۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنا ایک قرآن مجید کے مترادف ہے(سنن الترمذی، رقم الحديث: 2900)۔ تو اس طرح ہم ایک منٹ میں چار مرتبہ 4 قرآن مجید پڑھنے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔

وقت اللہ کا بہت بڑا تحفہ ہے، وقت کو دنیا کا کوئی بادشاہ واپس نہیں لا سکتا، اسی لیے وقت کو بامقصد کاموں میں استعمال کرنے کی عادت ڈالیں۔ اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ حصولِ علم اور مفید کاموں میں لگائیں۔

وقت کو جیب کے پیسوں سے زیادہ قیمتی سمجھیے، پیسے دوبارہ آ سکتے ہیں، لیکن گزرا ہوا وقت دوبارہ نہیں آ سکتا۔

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

اور

غافل مجھے گھڑیال یہ کرتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ اچھے کاموں میں لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وقت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس وقت میں مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال دھیان اخلاص سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فلسطین کے حالات اور ہماری ذمہ داری

ابو رفیع معراج اللہ

معاون شعبہ تصنیف و تالیف، قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

قبلۂ اول کی پکار۔۔۔ امت مسلمہ کی بے حسی

سرزمینِ قدس تمام اُمتِ مسلمہ کا مشترکہ اَثاثہ ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی کثرتِ بعثت کی بنا پر ''سرزمینِ انبیاء'' بھی کہلاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر آخری پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک یہ خطہ انوارِ نبوت سے جگمگا تا رہا ہے۔ نبی آخرالزماں، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ بھی ہجرت کے بعد ایک مدت تک بحکمِ الٰہی ''بیت المقدس'' کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھتے رہے ہیں، اسی لیے یہ مسلمانوں کا قبلۂ اول بھی کہلاتا ہے۔

اسرائیل نے ارضِ فلسطین پر قابض ہونے کے بعد آگ و خون کا جو سلسلہ شروع کیا، وہ تا حال جاری ہے۔ جس کی وجہ سے ہر انصاف پسند، صاف دل اور زندہ ضمیر رکھنے والا شخص رنجیدہ ہے۔ ایک مومن اپنے دل میں درد، جگر میں سوز اور کلیجے میں جلن محسوس کرتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیے۔ اس لیے کہ اسلام نے جس درد و محبت کے رشتے میں ہمیں پرویا ہے، اس کی رو سے مشرق میں کھڑے شخص کے پاؤں میں اگر کانٹا بھی چبھے تو مغرب میں کھڑے شخص کو اپنے دل میں اس کی چبھن محسوس کرنی چاہیے۔ ایک کی مصیبت پر دوسرے کو تڑپ جانا چاہیے، اور ایک کی چوٹ کی کسک دوسرے کو اپنے سینے میں محسوس ہونی چاہیے۔ اس کیفیت میں شدت اس وقت آتی ہے جب وہ خود آگے بڑھ کر مظلوم کی مدد اور ظالم کا ہاتھ روکنا چاہ رہے ہوں، لیکن بے بس ہوں، اور وہاں تک ان کی رسائی ناممکن ہو، اور جن کی اصل ذمہ داری ہو، وہ اس کا احساس نہ رکھتے ہوں، لہٰذا ایسے مواقع پر ان کی حالت وہی ہوتی ہے جو امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی، اس حالت میں ان کے قلم سے یہ درد میں ڈوبے ہوئے الفاظ نکلے تھے کہ: ''ہائے! ہاتھوں کا کام فریاد کرنا نہیں، بلکہ گریبان پکڑنا ہے، مگر افسوس کہ یہ ہاتھ ان تک پہنچ نہیں سکتے ہیں۔'' مگر جن کے ہاتھ ان تک پہنچ سکتے ہیں، جنھیں عالم اسلام اور ستاون اسلامی ملکوں سے یاد کیا جاتا ہے، اُن کی زبانیں گنگ، ہاتھ شل، اعضا مفلوج اور ضمیر مردہ ہو چکے ہیں، چنانچہ عملی تعاون اور مدد تو دور، کہیں سے ان مظلوموں کی حمایت میں کوئی طاقت ور اور توانا آواز بھی نہیں اُٹھ رہی ہے۔ اگر کہیں کسی گوشے سے کوئی نحیف و نزار صدا سنائی بھی دیتی ہے تو رسمی جملوں تک محدود ہوتی ہے، حالانکہ ان کو آوازوں اور قرار دادوں کی ضرورت نہیں، بلکہ ٹینکوں کے مقابلے میں ٹینکوں کی اور میزائلوں کے مقابلے میں میزائلوں کی ضرورت ہے۔ اسرائیل کی حمایتی ریاستوں نے صرف اس کے حق میں آواز بلند نہیں کی ہے، بلکہ بحری بیڑے اور عسکری ساز و سامان بھیجا ہے۔ اہلِ فلسطین یہود کے مظالم کا مقابلہ کرنے کے لیے مادّی وسائل کی قلت کا شکار ہونے کے باوجود آج تک نبرد آزما ہیں، لیکن مسلم حکمران جو ایٹمی طاقت، تیل کی دولت اور بے شمار وسائل و اسلحہ سے مالا مال اور لیس ہیں، اسرائیل سے قبلۂ اول نہیں چھڑا سکے ہیں۔

حال ہی میں رمضان کے مقدس ماہ کی آخری راتوں میں صیہونی اژدہا مسجدِ اقصیٰ میں مصروفِ عبادت مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا اور تب سے تقریباً دو ہفتے القدس پر آگ و آہن کی بارش ہوتی رہی، میڈیا کی عمارت سے کتابوں کی لائبریری تک، مسجد سے ہسپتال تک سب کچھ تباہ و برباد کر دیے گئے، بچے، بوڑھے، جوان، مرد و عورت یکساں ان مظالم سے دوچار ہوئے، فلسطینی شہداء کی تعداد 64 ہزار سے متجاوز ہو گئی، لیکن عالمی اسلامی تنظیموں خصوصاً مسلم حکمرانوں کی بے حسی و بے بسی تماشائے عالم بنی ہوئی ہے، إنما أشكوا بثي و حزني إلى الله۔

ظلم کے خلاف امت کی غفلت :

عالمِ اسلام اگر فلسطینیوں کے ساتھ یہ رویہ رکھ کر سمجھتا ہے کہ ان کی اُفتاد ہے، وہ جھیل لیں گے اور گزر جائے گی تو یہ اُن کی خام خیالی ہے۔ حدیث قدسی میں ہے کہ : «قَالَ رَبُّكَ تبارك وتعالى: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَنْتَقِمَنَّ مِنَ الظَّالِمِ فِي عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، وَلَأَنْتَقِمَنَّ مِمَّنْ رَأَى مَظْلُومًا فَقَدَرَ أَنْ يَنْصُرَهُ، فَلَمْ يَفْعَلْ».(المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث: 36) ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں جلد یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اُس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی مدد نہیں کرتا۔''

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ».(صحيح البخاری، رقم الحديث: 2442) ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، مسلمان نہ دوسرے بھائی پر زیادتی کرتا ہے اور نہ ہی اسے اوروں کے سپرد کرتا ہے۔''

اس وقت تمام عالمِ اسلام کے مسلمانوں کی نظریں خصوصاً پاکستان کی طرف ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر دنیا میں اسرائیل کا کوئی حقیقی حریف اور اصل مدِمقابل ہے تو وہ صرف پاکستان ہے۔ اور پاکستان پر یہ ذمہ داری اس وجہ سے بھی عائد ہوتی ہے کہ ہمارے آئین کا آرٹیکل : 40 عالمِ اسلام سے مضبوط رشتہ استوار کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ بانیٔ پاکستان کے الفاظ ہیں : ''پاکستان دنیا کی مظلوم اور کچلی ہوئی اقوام کو اخلاقی اور مادّی امداد دینے سے کبھی بھی نہیں ہچکچائے گا۔''

اتحاد، یقین، اور عمل ۔ ۔ فلسطین کی آزادی کا راستہ :

ان ابتدائی گزارشات کا مقصد یہ ہے کہ اسرائیل ایک ریاست ہے اور ریاست کا ہاتھ افراد نہیں، بلکہ ریاست ہی روک سکتی ہے۔ اس لیے پاکستان سمیت تمام مسلمان ملکوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے اور ان حالات میں مسلمان عوام کو چاہیے کہ وہ درج ذیل امور کا اہتمام کریں :

1. اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف رجوع اور انابت کر کے اسی سے مدد مانگیں اور خوب دعائیں کریں۔
2. خدا پر یقین اور اعتماد رکھیں۔ یقین وہ ہتھیار ہے جو حالات کے دھارے کو بدل دیتا ہے، طوفانوں کا رخ موڑ لیتا ہے۔ مبصرین کے اندازوں کو غلط ثابت کر دیتا ہے اور انقلاب برپا کر دیتا ہے۔
3. ہر اقدام کو مشورے اور مناسب تدبیر کے ساتھ انجام دیا جائے۔ اور یقین کی بنیاد حق اور صداقت پر ہو اور صاحبِ یقین مخلص اور عملِ صالح کی دولت سے مالامال ہو۔
4. مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا کریں۔ اس مقصد کے لیے اسلام اجتماعیت کو ضروری قرار دیتا ہے، امیر کی اطاعت بھی اس لیے ضروری ہے کہ امارت قائم رہے، اور امارت کی ضرورت مرکزیت کے لیے ہے، اور مرکزیت کی ضرورت اجتماعیت کے لیے ہے۔ عالمِ اسلام جو جغرافیائی محلِ وقوع رکھتا ہے، اس کی بنا پر وہ بے پناہ عسکری، اقتصادی اور سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔ ضرورت صرف ایک مقصد پر متفق ہونے کی ہے اور نقطۂ اتحاد کوئی نسلی، لسانی، قومی اور جغرافیائی اشتراک نہ ہو، بلکہ صرف مذہب اسلام ہو۔
5. صبر واستقلال کا مظاہرہ کریں۔ مسلمان اپنے عزم کے پکے اور ارادوں میں پختہ ہوں اور وہ ایک جگہ جمے اور ڈٹے ہوئے ہوں اور حالات کی سنگینی کی وجہ سے نہ ان کے ارادے متزلزل ہوں اور نہ ہی پائے استقامت میں جنبش پیدا ہو۔ جو لوگ اس طرح صبر واستقلال کا مظاہرہ کر لیتے ہیں، پھر وہ محکوم، مغلوب، مجبور اور مقہور نہیں رہتے ہیں، بلکہ دنیا کی امامت وقیادت کا تاج ان کے سر سجا دیا جاتا ہے۔
6. اہلِ فلسطین کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں، اور اس کے لیے فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے ہیں، مومن کی آہِ سحرگاہی اور نالۂ نیم شبی میں خدا تعالیٰ نے بڑی تاثیر رکھی ہے۔

7. دعا کے ساتھ ان کی مالی اور اخلاقی مدد کریں۔

8. اہلِ علم حضرات عام مسلمانوں کو فلسطین کی تاریخی، مذہبی اور سیاسی اہمیت سے آگاہ کریں۔ اور نوجوان نسل کو اصل حقائق سے روشناس کریں۔

دعا: اے اللہ! اسرائیل اور ان کے ہم نواں کو نیست و نابود فرما، ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دے۔ اے مالک کائنات! اہلِ فلسطین اور تمام مظلوم مسلمانوں کی مدد فرما، ان کی تکالیف دور فرما اور انہیں آزادی و سکون عطا فرما۔

اٹھ خستہ مسلمان ہوش میں آ، اے غیرتِ مسلم جوش میں آ
کاندھے سے ملا کر کاندھا، کر گردن سیدھی یوں ہوش میں آ
نعرہ تکبیر لگا، شمشیر اٹھا، میدان میں آ
اسرائیل کے ان ایوانوں پر ایسی کاری ضرب لگا
یاد رکھیں نسلیں ان کی کوئی ابنِ حیدر آیا تھا

تاثرات

محمد حمدان اقبال

طالب علم رجوع الی القرآن کورس سال دوم، قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿۲۶﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿۲۷﴾ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿۲۸﴾

کل شکر کل ثنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس سال میں نے رجوع الی القرآن کورس کے مرحلے کو خیر و عافیت سے پایہ تکمیل تک پہنچایا، میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دی۔ اور اپنے والدین کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑی شفقت سے مجھے اس کورس کے لیے بھیجا اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔

میرا تعلق میرپور خاص سے ہے۔ 2021 میں غالباً میرے والد صاحب قران اکیڈمی یاسین آباد تشریف لائے تھے جب انہیں اس کورس کے مضامین کا تعارف ہوا۔ تو انہوں نے مجھے گھر آ کر یہی نصیحت کی تھی کہ بیٹا اس کورس کو ایک مرتبہ لازمی کرنا، اس دوران میری حفظ کی تعلیم جاری تھی۔ الحمدللہ اس سال میں نے قران اکیڈمی یاسین آباد کے دارالاقامہ میں مقیم رہ کر اس کورس کا پہلا سال مکمل کیا ہے. جس سے مجھے ذاتی طور پر بہت فائدہ ہوا۔ الحمدللہ پورے قرآن مجید کو پہلی مرتبہ ترجمہ و مختصر تشریح کے ساتھ سنا، اور آپ ﷺ کی سیرت پڑھی جس کے بعد الحمد للہ ایک سوچ اور فکر پیدا ہوئی اور ہمارا اس دنیا میں آنے کا مقصد پتہ چلا۔ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو پیدا کیا آسمانوں زمین کو ہمارے لیے مسخر کیا، اور ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا. جس طرح سورۃ الذاریات کی آیت نمبر 56 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ ترجمہ: اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم نے جو علم حاصل کیا اس کو عملی زندگی میں لانے کی اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں اپنے اساتذہ کرام کے لیے ایک شعر عرض کرنا چاہوں گا:؎

جن کے کردار میں آتی ہو صداقت کی مہک
ان کی تدریس سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں

تجوید القرآن کورس
برائے خواتین (سہ پہر)
تجوید کے بنیادی قواعد کی اس قدر تعلیم جس کے ذریعے
حرام غلطیوں سے بچا جا سکے۔ مع اجراء قواعد جزعمؔ مکمل
موضوعات
1 حروف کے مخارج وصفات
2 مکمل ناظرہ جزعمؔ مع اجراء قواعد
3 مکمل قواعد تجوید
4 حروف تہجی
12
مئی
2025ء
بروز: پیر تا جمعرات
اوقاتِ تدریس
دوپہر 02:00 تا 03:30
اہلیت برائے داخلہ
خواتین اردو لکھنا پڑھنا جانتی ہوں
بمقام
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد
شارع قرآن اکیڈمی بلاک 9، فیڈرل بی ایریا کراچی 0331-7292223
@QuranAcademyYaseenabad
@QAYaseenabad
QAYaseenabad
QuranAcademyYaseenabad
www.QuranAcademy.edu.pk

تقویٰ کے ثمرات

حافظ محمد اسد

استاذ قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہر دور میں پیغامبر بھیجے ہیں جو ''دعوت حق'' کے ذریعے انسانوں کو ہدایت دینے کے ساتھ ساتھ مخلوق کا تعلق مادی چیزوں سے ہٹا کر خالق کی طرف پھیرنے کی سعی اور جدوجہد کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ جب دنیا میں تشریف لائے تو جہالت کا دور دورا تھا، ہر طرف کشت وخون کا بازار گرم تھا، ایسے حالات میں سب سے اہم ضرورت ''اخلاقی تربیت'' کی تھی جس پر آپ ﷺ نے اپنے حسن اخلاق اور حسن تربیت کے ذریعے وہ مثال قائم فرمائی کہ پھر ایک دوسرے کے جانی دشمن بھائی بھائی بن گئے، یہاں تک کہ کفار ومشرکین بھی آپ ﷺ کے اخلاق وکردار سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

جناب نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم پر عمل پیرا ہو کر یہ پیغام دیا کہ اس کلام مبین کو صرف پڑھنا ہی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے، قرآن کریم کا ایک ایک لفظ ہدایت اور حکمت کا سرچشمہ ہے اور قرآن کریم کا اصل موضوع ''انسان'' ہے، قرآن کریم انسانوں کو سب سے زیادہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم دیتا ہے جس کا آغاز ہی میں ذکر کیا گیا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (البقرة: 2 – 1)۔ ''یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم لکھتے ہیں کہ اگرچہ قرآن کریم نے صحیح راستہ ہر ایک کو دکھایا ہے خواہ وہ مومن ہو یا کافر اس لیے اس معنی کے لحاظ سے اس کی ہدایت سب کے لیے ہے۔ لیکن نتیجے کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس ہدایت کا فائدہ انہی کو پہنچتا ہے جو اس کی بات کو مان کر اس کے تمام احکام اور تعلیمات پر عمل کریں، اس لیے فرمایا گیا کہ ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں، پرہیزگاری اور ڈر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھے کہ اسے ایک دن اللہ کے حضور اپنے تمام اعمال کا جواب دینا ہے لہٰذا مجھے کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہیے جو اس کی ناراضگی کا باعث ہو اسی خوف اور دھیان کا نام تقویٰ ہے۔ یہ ڈر دل میں ہونا چاہیے کہ کہیں میری نفسانی خواہشات قرآن کریم کے دلائل ٹھیک ٹھیک سمجھنے میں رکاوٹ نہ بن جائیں اس لیے مجھے اس کی دی ہوئی ہدایت کو تلاش حق کے جذبے سے پڑھنا چاہیے، اور پہلے سے دل میں جمے ہوئے خیالات سے ذہن کو خالی کر کے پڑھنا چاہیے تاکہ مجھے واقعی ہدایت نصیب ہو۔ ''یہ ہدایت ہے ڈرنے والوں کے لیے'' کا ایک مطلب یہ بھی ہے۔ (ماخوذ از آسان ترجمہ قرآن)

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ چونکہ انسان فطری طور پر کمزور ہے لہٰذا گناہ ہو جاتا ہے، لیکن گناہوں پر اصرار کرنا اور توبہ کو مؤخر کرنا انتہائی نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا فوری توبہ کر لے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رجوع کر لے اس پر بھی اجر ملتا ہے، تقویٰ دراصل انسان کی باطنی کیفیت کا نام ہے، رسول کریم ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا» وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ». (صحیح مسلم، رقم الحدیث: 6541)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا، (پھر فرمایا): ''کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہیں۔''

محدثین فرماتے ہیں، تقویٰ درحقیقت خوف خدا اور محاسبہ آخرت کی فکر کا نام ہے، اور ظاہر ہے کہ وہ دل کے اندر کی اور باطن کی ایک کیفیت ہے، ایسی چیز نہیں ہے جسے کوئی دوسرا آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقویٰ ہے یا نہیں ہے، البتہ تقویٰ کے بعض مظاہر اور علامات ہیں جن کو قرآن کریم نے ابتدا ہی میں جامع انداز میں بیان کیا جیسا کہ فرمایا:

''وہ بن دیکھی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، قرآن کریم اور پچھلی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں آخرت پر کامل یقین ہے۔'' گویا کہ تقویٰ کے جامع تصور کو بیان کر دیا گیا، اب جو کوئی ان صفات و کیفیات سے متصل ہو گا وہی متقی ہو گا، اس چیز پر ہمیں آج کے حالات میں زیادہ غور و فکر کرنی چاہیے۔ آج جو بے چینی پائی جاتی ہے، جو پریشانیاں موجود ہیں اور آج جو غربت و افلاس کا دور دورہ ہے اس کے اسباب کیا ہیں، کہیں اس کا سبب تقویٰ کا فقدان تو نہیں۔

تقویٰ سے ملنے والے انعامات:

متقی کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرتا ہے کہ جہاں اس کا وہم و گمان تک نہیں ہوتا ہے، ارشاد ہے: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق: 3 – 2) ترجمہ: ''اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے مصائب سے نکلنے کی راہ بنا دیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتے ہیں جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا''۔ یعنی ایسا شخص دنیا میں بھی سکون اور اطمینان کے ساتھ رہتا ہے اور آخرت میں بھی بڑے عیش میں ہو گا۔ چنانچہ سورۃ المرسلات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ترجمہ: ''جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا، وہ بے شک سایوں اور چشموں کے درمیان ہوں گے۔ اور اپنے من پسند میووں کے درمیان۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) مزے سے کھاؤ، اور پیو ان اعمال کی بدولت جو تم کیا کرتے تھے۔ ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔''

تقویٰ کے حصول کے ذرائع:

صحبت صالحین ہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے تقویٰ کا حصول ممکن ہے، کیونکہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، حدیث مبارکہ ہے: اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ (المسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی بریرۃ، ۲۳۳/۳، حدیث: ۸۴۲۵)- یعنی آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ تم دیکھو کہ کس سے دوستی رکھتے ہو۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ دوستی کا اثر انسان کی شخصیت پر ہوتا ہے، اگر دوست اچھا ہو گا تو اپنے دوست پر بھی اچھا اثر ڈالے گا۔ اگر دوست برا ہو گا، تو اثر بھی برا ڈالے گا۔

آج کی جدید سائنس بھی مذکورہ بالا فرمان نبوی کو تسلیم کرتی ہے۔ ایک ماہر معاشرت اور ماہر نفسیات نے دوستی کے اثر کو مندرجہ ذیل طریقے پر پیش کیا ہے کہ بڑوں کی دوستی آدمی کو بڑا بنا دیتی ہے جب کہ بروں کی دوستی آدمی کو برا بنا دیتی ہے، کیونکہ دوست اپنے دوست کی تقلید کرتا ہے۔ جس نے

نمازیوں سے دوستی کی وہ نمازی بن گیا اور جس نے بادشاہوں سے دوستی کی وہ بادشاہ بن گیا۔ لہٰذا دوستی لگاتے وقت دیکھنا چاہیے کہ کیا یہ دیندار ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر نیک ہوگا تو نیکوں کی صحبت اس کو نیک اور بروں کی صحبت برا بنا دے گی۔

جیسا کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔ پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے دے گا یا تو خود اس سے خریدے گا۔ یا یہ کہ (یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تب بھی) تو اس سے پاکیزہ خوشبو پائے گا۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا پھر تو اس سے بدبودار بو پائے گا۔" (بخاري، كتاب الذبائح، رقم: 5534۔ مسلم، كتاب البر والصلة، رقم الحديث: 2628)

شاعر نے حدیث کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا:

جہاں عطر کھینچتا ہے جاؤ وہاں گر
تو آؤ گے ایک روز کپڑے بسا کر
جہاں آگ جلتی ہے جاؤ وہاں گر
تو آؤ گے ایک روز کپڑے جلا کر
مانا کہ کپڑے بچاتے رہے تم
مگر آگ کی سینک کھاتے رہے تم

تقویٰ کے حصول کا ایک مؤثر ترین ذریعہ قرآن کریم کے ساتھ اپنا زندہ تعلق رکھنا بھی ہے، قرآن پر ایمان لانا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ قرآن کا علم بھی ضروری ہے، قرآن سے مسلسل گہرا رابطہ بھی ضروری ہے پھر صبر اور استقامت بھی درکار ہے اور مسلسل جدوجہد اور قربانی بھی ناگزیر ہے۔ قرآن کا مشن بڑی اعلیٰ صفات کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ انسان قرآن کا پرچم اٹھائے تو فکر اور کردار کی بلندیوں کی طرف اٹھائے۔ اس کے لیے خصوصی قوت اور استعداد کی ضرورت ہے، درس قرآن کی محافل میں شرکت لازمی کرے، فہم قرآن رکھنے والے کسی استاذ محترم کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرے تو تقویٰ حاصل ہوگا۔ آخر میں اللہ جل و علا سے دعا ہے کہ وہ پوری دنیا کے تمام مسلمانوں کو شریعت میں مطلوبہ تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

حلقات و دورات
دینیہ (برائے حضرات)
بمقام: قرآن اکیڈمی ڈیفنس
انجمن خدام القرآن
سندھ، کراچی۔ رجسٹرڈ
STUDY CIRCLES and
WEEKLY SHORT COURSES FOR GENTS
AT: QURAN ACADEMY DEFENCE

کورس	ایام و اوقات	آغاز
دورہ ترجمہ قرآن	اتوار بعد نماز ظہر	20 اپریل 2025
عربی زبان و ادب	پیر اور بدھ بعد نماز مغرب	5 مئی 2025
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	منگل بعد نماز مغرب	6 مئی 2025
حدیث و سنت	جمعرات بعد نماز مغرب	8 مئی 2025
فکر اسلامی	جمعہ بعد نماز مغرب	9 مئی 2025
قَصَصُ الْاَنْبِیَاء	ہفتہ بعد نماز مغرب	10 مئی 2025
Demands of Quran (English)	بدھ بعد نماز مغرب	25 جون 2025

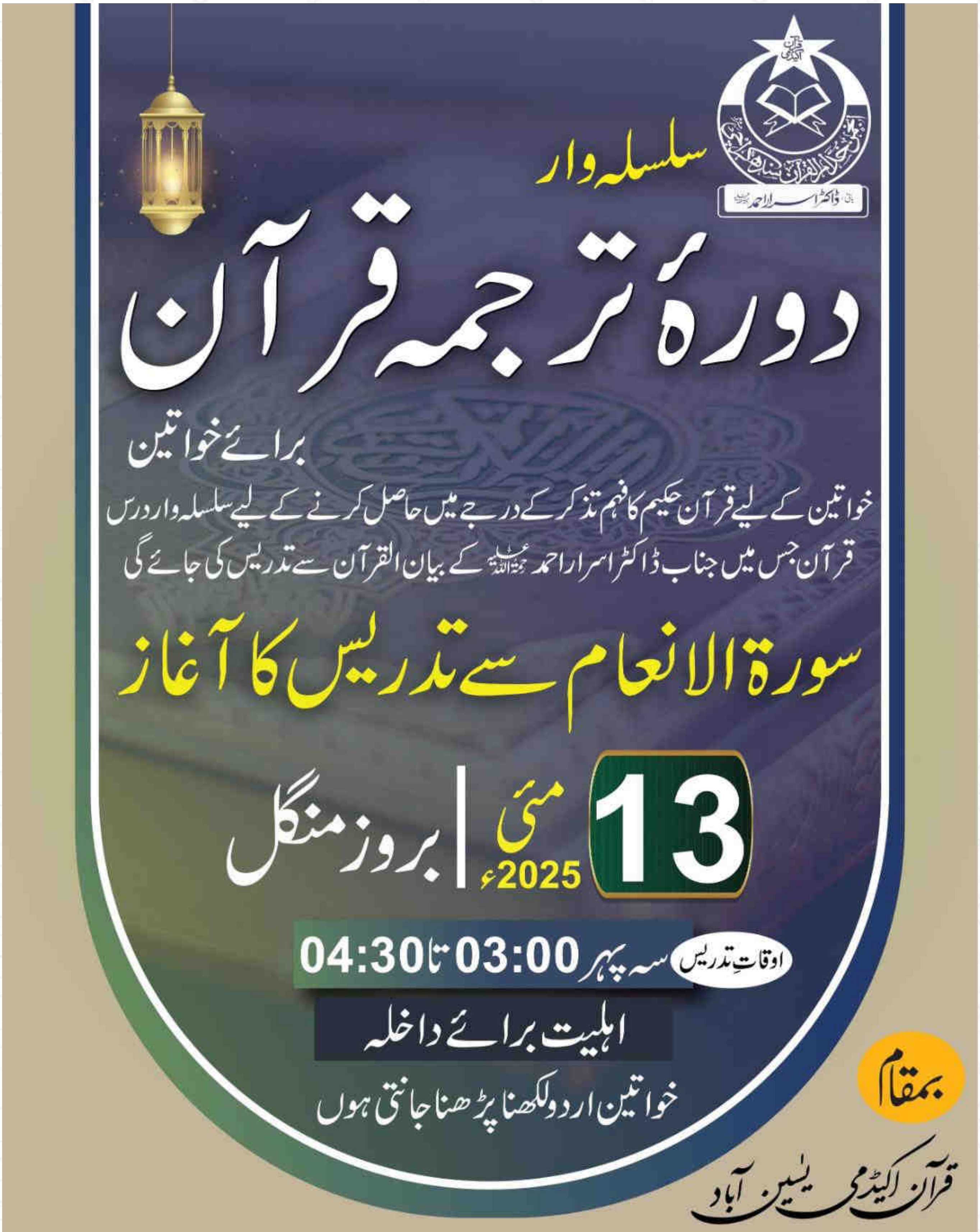

سلسلہ وار
دورۂ ترجمہ قرآن
برائے خواتین
خواتین کے لیے قرآن حکیم کا فہم تذکر کے درجے میں حاصل کرنے کے لیے سلسلہ وار درس قرآن جس میں جناب ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بیان القرآن سے تدریس کی جائے گی
سورۃ الانعام سے تدریس کا آغاز
13 مئی 2025ء | بروز منگل
اوقاتِ تدریس سہ پہر 03:00 تا 04:30
اہلیت برائے داخلہ
خواتین اردو لکھنا پڑھنا جانتی ہوں
بمقام
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد
شارع قرآن اکیڈمی بلاک 9، فیڈرل بی ایریا کراچی 0331-7292223
@QuranAcademyYaseenabad @QAYaseenabad QAYaseenabad QuranAcademyYaseenabad www.QuranAcademy.edu.pk

ہفتہ وار

عربی تکلم کورس

(برائے حضرات وخواتین)

ایک ایسا کورس جس کے ذریعے عوام الناس کو عربی بول چال سکھائی جائے گی تاکہ وہ قرآن حدیث کی زبان سے مناسبت پیدا کرسکیں

تو آئیں اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں!

24 مئی 2025ء بروز ہفتہ

اوقاتِ تدریس

صبح 09:00 تا 11:00

اہلیت برائے داخلہ

اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں

بمقام

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

0331-7292223

شارع قرآن اکیڈمی بلاک 9، فیڈرل بی ایریا کراچی

@QuranAcademyYaseenabad @QAYaseenabad QAYaseenabad QuranAcademyYaseenabad www.QuranAcademy.edu.pk

مؤسس: ڈاکٹر اسرار احمدؒ
نگران: شجاع الدین شیخؒ
ورکشاپ
غسلِ میت
و
تکفین و تدفین میت
برائے حضرات و خواتین
بروز اتوار 25 مئی 2025ء
اوقات صبح 09:00 بجے تا دن 01:00
رجسٹریشن لازمی ہے
تعلیمی انفاق = /250 روپے
نوٹ: رقم بھیجنے کے بعد دیے گئے نمبر پر اسکرین شاٹ send کریں
0331-7292223
رجسٹریشن کے لیے دیے گئے لنک پر فارم Fill کریں
محدود نشستوں پر رجسٹریشن جاری ہے
MEEZAN BANK
ACCOUNT NAME AKQ Quran Academy Yaseenabad (CMP)
BRANCH CODE 9907
A/C # 0103072351
IBAN PK38MEZN
بمقام
قرآن اکیڈمی یٰسین آباد شارع قرآن اکیڈمی بلاک 9، فیڈرل بی ایریا کراچی 0331-7292223
@QuranAcademyYaseenabad
@QAYaseenabad
QAYaseenabad
QuranAcademyYaseenabad
www.QuranAcademy.edu.pk

ماہانہ رپورٹ برائے آئینۂ انجمن

قرآن اکیڈمی ڈیفنس

الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس 2024-25 کے طلبہ وطالبات میں اسناد کی تقسیم کا پروگرام مؤرخہ 13 اپریل 2025 بروز اتوار صبح 9:30 تا دوپہر 1 بجے قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں انجمن کے اعلیٰ عہدیداران بطور مہمانانِ خصوصی شریک ہوئے اور طلبہ میں اسناد تقسیم کیں۔

الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس 2025-26 کا آغاز مؤرخہ 14 اپریل 2025 بروز پیر سے ہوا۔ جس میں ابتداءً 60 حضرات اور 40 خواتین جب کہ آن لائن شرکت کرنے والوں کی تعداد 80 ہے۔ ماہ رواں میں فکر اسلامی اور خصوصی محاضرات کے ذیل میں تعارفی نشست (استاذ ڈاکٹر محمد الیاس صاحب) اور فضیلتِ علم (استاذ ڈاکٹر انوار علی صاحب) منعقد ہوئے۔ ماہِ مئیٰ سے ادارہ ہٰذا میں شام کے اوقات میں حضرات کے لیے سات مختلف کورسز کا آغاز کیا جا رہا ہے جن کی تفصیل صفحہ نمبر 21 میں بینر پر دیکھی جا سکتی ہے۔

اسی طرح ان شاء اللہ مؤرخہ 4 مئی بروز اتوار صبح 10 بجے امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ صاحب مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں حج تربیتی نشست میں شرکا کے سامنے حج وعمرہ کے احکام وفضائل اور عملی طریقہ کار کا بیان فرمائیں گے۔ جس میں خواتین کے لیے بھی باپردہ شرکت کا اہتمام ہوگا۔ ان شاء اللہ مؤرخہ 17 مئی 2025ء بروز ہفتہ سے ہفتہ وار بنیادوں پر دراساتِ دینیہ کورس کی تدریس کا آغاز کیا جائے گا۔ جس میں سال اول کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کے لیے سال دوم کی تدریس جب کہ نئے شرکا کے لیے سال اول کی کلاسز منعقد کی جائیں گی۔ کلاسز ہر ہفتے کے دن صبح 8:45 تا دوپہر 1:00 بجے منعقد کی جائیں گی۔

ماہ رواں مسجد میں پہلا جمعہ ڈاکٹر الیاس صاحب، دوسرا اور چوتھا جمعہ امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ صاحب اور تیسرا جمعہ محمد نعمان صاحب نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

رجوع الی القرآن کورس (سال اول سیکشن اے) میں 68 حضرات اور 104 خواتین، رجوع الی القرآن کورس (سال اول سیکشن بی) میں 45 حضرات اور رجوع الی القرآن کورس (سال دوم) میں 28 حضرات اور 16 خواتین نے داخلہ لیا۔ رجوع الی القرآن کورس کے تحت اہمیت و فضیلت علم کے عنوان سے خصوصی محاضرہ (استاذ ڈاکٹر انوار علی صاحب) منعقد ہوا۔ حلقات و دورات دینیہ کے تحت اس وقت ''مطالعہ حدیث (اتوار)''، ''تربیت برائے خادمین''، ''مختصر درسِ حدیث (اہلِ محلہ/نمازی حضرات بعد نماز عصر از طلبہ پارٹ 2)''، ''نماز سے متصل ترجمہ قرآن (بعد نماز ظہر) (اہلِ محلہ/نمازی حضرات از طلبہ پارٹ 1 سیکشن A-B اور پارٹ 2)''، خلاصہ مضامین قرآن (بعد فجر) اور ''دورہ ترجمہ قرآن (ہر جمعہ بعد نماز عشاء)'' جاری ہے۔ جس میں اوسط تعداد 100 کے قریب ہوتی ہے۔

مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ کے تحت درجہ حفظ میں 112 طلبہ اور درجہ قاعدہ میں 6 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ صبح شرکت دعا میں طلبہ احادیث مع ترجمہ اور مسنون دعائیں سنانے اور یاد کرنے کا اہتمام فرماتے ہیں نیز اس کے علاوہ ہفتہ وار اساتذہ کرام آسان ترجمہ قرآن کی تدریس فرما رہے ہیں۔ جب کہ

شعبہ مدرسۃ البنین والبنات (سہ پہر 02:30تا4:30) کے تحت درجہ قاعدہ میں 154 طلبہ وطالبات اور درجہ ناظرہ میں 108 طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ ماہ رواں تکمیل ناظرہ کرنے والے طلبہ وطالبات کے لیے سالانہ تقسیم اسناد برائے ناظرہ قرآن حکیم کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ علاوہ ازیں مغرب تا عشاء حلقہ میں مقیم طلبہ کرام اور اہل محلہ وگرد ونواح سے تقریباً 25 حضرات تشریف لاتے ہیں۔ شعبہ دعوت وتبلیغ کے تحت ماہ رواں میں پہلا جمعہ ''رمضان کے بعد'' (محترم سید سلیم الدین صاحب)، دوسرا اور چوتھا جمعہ ''غزہ المیہ اور ہماری بے بسی''، ''اہل غزہ کی پکار اور ہمارا کردار'' (محترم محمد ارشد صاحب) اور تیسرا جمعہ ''پلٹو اللہ کی طرف'' (محترم عاطف محمود صاحب) نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور مسجد میں کل 10 تقاریب نکاح منعقد ہوئیں۔ جب کہ شعبہ تصنیف وتالیف میں ماہنامہ آئینہ انجمن ماہ اپریل مکمل کیا گیا۔ میرا گھر میری ذمہ داری، لیکچرز سوم مکمل کیا گیا۔ میرا گھر میری ذمہ داری لیکچرز سوم کی ٹرانسکرپشن، مع تصحیح تخریج کی گئی۔ جب کہ پیغام قرآن میں سورۃ المجادلہ کی کمپوزنگ جاری ہے۔ جب کہ شعبہ سوشل میڈیا کے تحت وڈیو کلپ بعنوان آج کی حدیث 26 عدد، وڈیو کلپ بعنوان آج کی آیت 26 عدد، وڈیو کلپ بعنوان آج کی تراویح 26 عدد، پوڈ کاسٹ بعنوان: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا 25 عدد، عید کے بعد کیا؟ عنوان سے امیر محترم کی وڈیو ریل، رجوع الی القرآن کورس کی تشہیر کے لیے وڈیوز کی تیاری، رجوع الی القرآن کورس کی تقریب تقسیم اسناد کی وڈیو کی تیاری سمیت دیگر اہم امور کی تکمیل کی گئی۔

قرآن اکیڈمی کورنگی

14 الحمد للہ اس ماہ رجوع الی القرآن کورس سال 25-2024 کے طلبہ وطالبات نے تقریبِ تقسیم اسناد میں شرکت کی اور رجوع الی القرآن کورس سال 26-2025 میں 30 حضرات اور 60 خواتین کورس کے لیے تشریف لائے ہیں جن کے انٹرویوز اور رجسٹریشن کا سلسلہ جاری ہے۔ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ قرآن اکیڈمی کورنگی للبنین والبنات میں شعبہ بنین کے درجہ حفظ میں 40 جب کہ درجہ قاعدہ وناظرہ میں 83 طلبہ اور شعبہ بنات میں 133 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اور اسی ماہ شعبہ قاعدہ وناظرہ اور شعبہ حفظ میں نئے طلبہ کے داخلے بحمد اللہ تعالیٰ جاری ہیں۔ جس میں قاعدہ میں 10، ناظرہ میں 11 نئے طلبہ نے داخلہ لیا۔ ناظرہ سے 7 طلبہ حفظ میں منتقل ہوئے، جب کہ 8 نئے طلبہ نے حفظ میں داخلہ لیا۔ دورانِ ماہ 7 طلبہ نے ناظرہ قرآن اور 2 طلبہ نے حفظِ قرآن کی تکمیل کی۔

حلقات ودورات دینیہ کے ضمن میں شعبہ خواتین کے تحت جاری امورخانہ داری وتربیتی کورس کی کلاسز میں 13 خواتین شرکت کررہی ہیں۔ اور دعوت وتبلیغ کے ضمن میں قرآن اکیڈمی کورنگی سے متصل جامع مسجد طیبہ میں ہفتہ وار درسِ قرآن (صدرِ انجمن خدام القرآن، سندھ جناب انجینئر نعمان اختر صاحب) ہوتا ہے جس میں تقریبا 50 حضرات شرکت کرتے ہیں۔

دی ہوپ اسلامک اسکول

اسکول میں تمام کلاسز کے سالانہ امتحان 25-2024 کے نتائج کا اجرا بذریعہ PTM کیا گیا۔ پری پرائمری طلبہ وطالبات کے والدین کے لیے تعارفی نشست منعقد کی گئی۔ اور 7 اپریل 2025 بروز پیر سے اسکول میں نئے سیشن کا آغاز ہو چکا ہے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

الحمد للہ رجوع الی القرآن کورس 26-2025 کا آغاز ہوا۔ 150 سے زائد طلبہ وطالبات نے داخلہ لیا۔ خصوصی محاضرات کے ذیل میں تعارف رجوع الی القرآن کورس وانجمن خدام القرآن سندھ کراچی (ڈاکٹر انوار علی ابرار صاحب)، فضیلت علم اور قرآن مجید کے حقوق (انجینیر عثمان علی صاحب) کے دروس ہوئے۔ بعد نماز فجر درس قرآن وحدیث (جناب ندیم گیلانی وقاری غلام اکبر صاحبان)، بعد نماز عصر درس حدیث (جناب قاری غلام اکبر صاحب) اور بعد نماز فجر تجوید (قاری زاہد احمد صاحب) جاری ہے۔ رواں ماہ خطاب جمعہ کی سعادت مدیر ادارہ جناب ڈاکٹر انوار علی صاحب، جناب عاطف محمود صاحب اور جناب محمد ارشد صاحب نے حاصل کی۔ مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ وناظرہ میں 40 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد میں 14 اپریل سے رجوع الی القرآن کورس سال 26-2025 کا آغاز ہوچکا ہے۔ جس میں اب تک 50 طلبہ و طالبات داخلہ لے چکے ہیں۔ اور 20 اپریل سے بروز اتوار بچوں اور بچیوں کے لیے مطالعہ قرآن حکیم کا آغاز ہوچکا ہے۔ اسی طرح شام کے اوقات میں 21 اپریل سے 3 ماہ کا شارٹ کورس ''فہم القرآن'' شروع کیا جا چکا ہے، جس میں ''آسان عربی گرامر (حصہ اول)''، ''مختصر منتخب نصاب'' اور ''اسپیشل لیکچرز'' پیر تا جمعرات روزانہ دو کلاسز اور ہفتہ میں ایک دن اسپیشل لیکچر کا انعقاد کیا جائے گا۔ مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ و ناظرہ کے تحت صبح 9 تا 12 بجے اور دوپہر ظہر تا عصر بچوں کے لیے قاعدہ و ناظرہ قرآن کی تعلیم کا سلسلہ الحمد للہ جاری ہے۔ بعد نمازِ مغرب بالغان کے لیے بھی قاعدہ و ناظرہ قرآن کی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب ادارہ ہذا میں تذکیر بالقرآن کے تحت درسِ قرآن کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

قرآن انسٹیٹیوٹ بحریہ ٹاؤن

الحمد للہ قرآن انسٹیٹیوٹ بحریہ ٹاؤن کراچی میں پہلی بار رجوع الی القرآن کورس سال اول کی کلاسسز شروع ہو چکی ہیں۔ جس میں مرد اور خواتین کی اچھی تعداد شرکت کررہی ہیں۔ اس ماہ رجوع الی القرآن کورس کے تحت مدیر تعلیم ڈاکٹر انوار علی صاحب نے علم کی فضیلت کے عنوان سے ایک خصوصی لیکچر دیا، جس میں رجوع الی القرآن کورس کے شرکا کے علاوہ کمیونٹی کے دوسرے مرد و خواتین نے بھرپور شرکت کی۔
رجوع الی القرآن کورس کی برکت سے بہت سی فیملیز (زوجین) کورس کی کلاسسز attend کررہے ہیں، اور ان کے بچے حفظ و ناظرہ کی تعلیم سے مستفید ہورہے ہیں۔ رجوع الی القرآن کورس کے لیے کلاسسز کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا گیا ہے۔ درجہ حفظ و ناظرہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔ اس ماہ سے درجہ حفظ و ناظرہ بوائز کے مدرسین کے لیے ایک نگران معلم کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ اسی ماہ سے بچیوں کی حفظ کی کلاسسز بھی شروع ہوگئی ہیں۔

قرآن مرکز لانڈھی

الحمد للہ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ للبنین والبنات میں تدریس کا عمل بحسن و خوبی جاری ہے۔ شعبہ بنین کے درجہ حفظ میں 53 جب کہ درجہ قاعدہ و ناظرہ میں 45 طلبہ اور شعبہ بنات میں 43 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ دوران ماہ 3 طلبہ نے حفظ کی تکمیل کی۔ شعبہ دعوت و تبلیغ کے تحت ہفتہ وار درس میں سورۃ بنی اسرائیل کا مطالعہ جاری ہے۔ امیر لانڈھی تنظیم و ناظم مرکز محمد ہاشم صاحب درس کی ذمہ داری ادا فرماتے ہیں۔

انجمن خدّام القرآن سندھ کے تمام سابقہ 'آئینہ انجمن' شمارے اس لنک پر بآسانی ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

https://quranacademy.edu.pk/BOOKS/ViewBy/Category/MediaID/1063/Category/Aaina-e-Anjuman

شعبۂ ملٹی میڈیا

خطباتِ جمعہ (محترم شجاع الدین شیخ صاحب):

ماہِ اپریل 2025ء میں محترم شجاع الدین شیخ صاحب کے درجِ ذیل موضوع پر ہونے والے خطبہ جمعہ کی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی جسے انجمن اور تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر شائع کیا گیا:

اہل غزہ کی پکار اور ہمارا کردار	پہلگام، بھارت کا ڈرامہ --- پاکستان نشانہ

خطباتِ جمعہ (محترم ڈاکٹر انوار علی صاحب):

ماہِ اپریل 2025ء میں محترم ڈاکٹر انوار علی صاحب کے درجِ ذیل موضوع پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئیں جنہیں انجمن کے ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

مایوسی کفر ہے۔	غزہ کی صورتحال اور ہمارا کردار۔

خطباتِ جمعہ (محترم عامر خان صاحب):

ماہِ اپریل 2025ء میں محترم عامر خان صاحب کے درجِ ذیل موضوع پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئیں جنہیں انجمن کے ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

دعوت الی اللہ	دینِ اسلام میں استقامت کی اہمیت	استقامت۔

خطباتِ جمعہ (محترم انجینئر نعمان صاحب):

ماہِ اپریل 2025ء میں محترم انجینئر نعمان صاحب کے درجِ ذیل موضوع پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئیں جنہیں انجمن کے ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

اہل اسلام کے اصل دشمن - یہود اور اس کی قساوتِ قلبی کے مظاہر	قضیہ فلسطین میں ظالمانہ کردار - یہود اور اس کے جرائم
غزہ پر اسرائیلی جارحیت، ہمارا طرز عمل اور لائحہ عمل۔	آخرت میں کامیابی کا قرآنی لائحہ عمل۔

خطباتِ جمعہ (محترم ڈاکٹر محمد الیاس صاحب):

ماہِ اپریل 2025ء میں محترم ڈاکٹر محمد الیاس صاحب کے درجِ ذیل موضوع پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی گئیں جنہیں انجمن کے ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا:

رمضان کا تحفہ - قرآن کا پیغام

درسِ قرآن:

ماہ اپریل 2025ء میں نگرانِ انجمن کا 4 مختصر درس ''درسِ قرآن'' کو ارسال کیا گیا۔ علاوہ ازیں ماہِ اپریل 2025ء امیرِ محترم کے خطبہ جمعہ سے لیے گئے مختصر دورانیے کے (وڈیو کلپس) کی کل تعداد 11 رہی۔ رجوع الی القرآن کورس کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی، جس میں کامیابی حاصل کرنے والوں کہ انعامات اور اسناد تقسیم کی گئی، اس کی live streaming اور ریکارڈنگ کی گئی اور قرآن چینل پر اپلوڈ کیا گیا۔

رجوع الی القرآن کورس کے لیے امیرِ محترم شجاع الدین شیخ کا بیان:

امیرِ محترم شجاع الدین شیخ کے بیان کی ریکارڈنگ رجوع الی القرآن کورس کی سالانہ تقریب کے لیے کی گئی۔

Youth Meet-up

قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں Youth Meet-up پروگرام منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر انوار علی ابرار نے نوجوانوں کے مسائل پر بات کی اور ان کے سوالات کے جوابات دیے، جس کی ریکارڈنگ اور ایڈیٹنگ کی گئی اور قرآن چینل پر نشر کیا گیا۔ اور معمار مسجد کی تعمیراتی کاموں میں ملٹی میڈیا کی جانب سے آئی ٹی اور ملٹی میڈیا کے کاموں میں معاونت۔

انجمن خدّام القرآن اغراض و مقاصد

انجمن خدّام القرآن
سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے قیام کا مقصد منبع ایمان اور سرچشمۂ یقین قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔ تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے اور اس طرح اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہو سکے۔

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے اغراض و مقاصد:

- عربی زبان کی تعلیم و ترویج۔
- قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق۔
- علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت۔
- ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلّم و تعلیم قرآن کو اپنا مقصدِ زندگی بنالیں، اور
- ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔

☆☆☆

مرکزی دفتر انجمن خدّام القرآن B – 375، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ روڈ، بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی۔ فون نمبر 7 – 34993436 – 021